بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

وآتوا حقه یوم حصاده..................عشر ایک قابل توجہ معاملہ

اللہ تبارک وتعالی نے مسلم امہ کے مالی مسائل کے حل کے لئے جو بنیادی مالی وسائل مہیا کئے ہیں ان پر توجہ کی خاص ضرورت ہے' اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ان مالی وسائل کو صحیح طور پر کام میں لایا جائے اور عدل وانصاف سے کام لیتے ہوئے یہ وسائل جمع اور خرچ کئے جائیں تو مسلم امہ کے بہت سے مالی مسائل از خود حل ہو جائیں اور دنیا بھر میں غربت کے خاتمہ کی جتنی نمائشی اسکیمیں اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے جتنے خوش نما منصوبے بنتے ہیں ان سب کی ضرورت باقی نہ رہے مگر اس نامراد جدیدیت کا کیا جائے جو سکھاتی ہی نمود ونمائش ہے اور جس میں اخلاص اور حقیقت ہمیشہ عنقا ہوتے ہیں' غریبوں کی فلاح و بہبود کی اسکیمیں اقوام عالم سے فنڈز حاصل کرنے اور پھر ان فنڈز کو مخصوص استعماری حیلوں سے مالدار طبقے کی تجوریوں تک پہنچانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر کہیں کسی علاقے میں زلزلہ آ گیا اور ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے' معاشرے کے متمول افراد ان کی مدد کو آگے بڑھے وہ انہیں گھر بنا کر دینا چاہتے ہیں اگر چہ عارضی ہی سہی' مگر فورا استعماری طبقہ آگے آتا ہے اور یہ کہہ کر ان متمول حضرات کو کام سے روک دیتا ہے کہ فی الحال اس زمین کا ٹیسٹ کیا جا رہا ہے اور یہ جائزہ لیا جا رہا ہے کہ یہاں دوبارہ مکان بننے بھی چاہئیں یا نہیں' پھر اس جائزہ کے بعد اس کی ایک اسکیم بنے گی اور اس اسکیم کی منظوری کے بعد اس کی تشہیر ہو گی' میڈیا پر اس کے بڑے بڑے اشتہار چلیں گے' اس کے لئے اقوام عالم سے فنڈز کی بھیک مانگی جائے گی' پھر ٹینڈر طلب کئے جائیں گے' ٹینڈرز کی منظوری میں رشوتوں کا لین دین ہوگا' پھر کنٹریکٹ سائن ہوگا اور کمیشن اور کک بیکس طے ہوں گے' یہ کنٹریکٹ کسی بڑی سرمایہ دار فرم کو دیا جائے گا' پھر اس اسکیم کا افتتاح کرنے کے لئے دو چار کروڑ روپے سے ایک عظیم الشان افتتاحی پروگرام بنے گا' اس افتتاح کے بعد اس علاقہ کی یہ زمینیں مخصوص سائز کے پلاٹوں میں تقسیم ہوں گی اور ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ میں سفارشوں اور شوتوں کا بازار گرم ہوگا' تب جا کے کہیں غریب متاثرین کی بحالی کا مرحلہ آئے گا' اور جب تک یہ مرحلہ آئے گا تب تک وہ غریب کسی اور جگہ اپنی کٹیا بنا کر اسی گھاس پھوس کی کٹیا میں وہیں رہنے کا

☆صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہوتی ہے جس طرح ''بعت اور اشتریت'' وغیرہ☆

عادی بن چکا ہوگا' لہذا ان غریبوں کی اس زلزلہ زدہ زمین پر بننے والے مکانات پھران غریبوں کو ملیں گے جو درباری ہیں مگر ہیں غریب...........کہ تونگری بدل است نہ بمال ....تو مال کی حرص چونکہ انسان کو ہمیشہ غریب ہی رکھتی ہے اس لئے سرکاری اسکیموں میں ایسے ہی غرباء کو مکان اور پلاٹ الاٹ ہوتے ہیں پھر وہ ان کو کرایہ پر اٹھادیں' یا بیچ کر نفع حاصل کریں۔اسلام کے عادلانہ نظام میں یہ سب اللے تللے نہیں کیونکہ اس میں اصل چیز اخلاص نیت اور احساس جواب دہی ہے' بیت المال سے غریب کی فوری داد رسی اور دلجوئی کا حکم ہے اور اس مقصد کے لئے زکوۃ وعشر کو بنیادی اسلامی وسائل کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ہمارے آج کے دور میں زکوۃ کی بینکوں کی ذریعہ وصولی کا جو انداز اپنایا گیا ہے وہ اسی استعماری نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے ہے جو استعمار سے آزادی حاصل کرنے والے غلام قسم کے ترقی پذیر ممالک کو وراثتا منتقل ہوتا ہے۔اگر زکوۃ اور عشر کی وصولی اور تقسیم کا نظام شفاف اور مربوط ہو تو غربت میں خاطر خواہ حد تک کمی آسکتی ہے' لیکن جو کام کسی ملک میں مطلوب ہی نہ ہو بلکہ غربت جیسے معاملہ کو بطور کشکول استعمال کرنے کا جہاں رواج ہو وہاں سے غربت کیسے ختم کی جاسکتی ہے' راقم نے ایک بار ایک مالدار قسم کے بھکاری سے یہ سوال کیا کہ دولت مند ہونے کے باوجود تمہارا لباس اور حلیہ فقیرانہ ہی رہتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ اگر یہ ایسا نہ ہو تو پھر میرا کاروبار ختم ہوجائے یعنی مجھے کوئی بھیک ہی نہ دے۔یہی صورت حال اوپری سطح کے بھکاریوں کی ہے کہ وہ اگر غربت ختم کرنے میں مخلص ہوجائیں تو غربت ختم ہوجائے گی مگر پھر غریبوں کے نام پر ملنے والا پیسہ کہاں سے ملے گا؟ تاہم اگر کوئی اس ملک یا کسی بھی ملک سے غربت ختم کرنے میں مخلص ہو تو اسلام کے نظام زکوۃ اور عشر کو مضبوط بنا کر نہ صرف غربت کم کی جاسکتی ہے بلکہ اسے کسی حد تک ختم بھی کیا جاسکتا ہے۔

بدقسمتی سے جس طرح ہمارے ملک میں زکوۃ کی وصولی وتقسیم کا عمل درست نہیں اسی طرح عشر کی ادائیگی' وصولی اور تقسیم کا عمل بھی قابل توجہ ہے۔بہت سے زمیندار عشر ادا نہیں کرتے' اور بہت سے عشر کی ادائیگی میں غفلت کے مرتکب ہیں۔ان میں ایسے بھی ہیں جو عشر کے مسائل سے ناواقف اور بعض واقفیت کے باوجود ادائیگی کو ضروری اور عدم ادائیگی کو جرم اور گناہ خیال نہیں کرتے۔ ہم گزشتہ شمارے سے اس خیال سے مسلسل عشر پر مضامین شائع کررہے ہیں تاکہ اہل علم' ائمہ وخطباء اور ذمہ داران امت ان مضامین کے مطالعہ کے بعد عشر کی ادائیگی کی طرف ذمہ داروں کی توجہ مبذول

☆ کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس سے حکم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب نیت یا حال کی دلالت پائی جائے ☆

کرائیں۔اور پھر انہیں یہ مشورہ دیں کہ اپنی زکوۃ اور عشر کی رقوم سے براہ راست غریبوں کی مدد کریں تاکہ اسلامی مالی وسائل اسلامی طریقہ سے مسلم ضرورتمندوں کے کام آسکیں۔

واما بنعمة ربک فحدث (تحدیث نعمت)

فقہ اسلامی کی خدمت کی برکت سے اللہ تبارک وتعالی نے یہ کرم فرمایا کہ افقہ الناس اور اعلمهم بالحلال والحرام حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔فقہ کے اعلم علماء' فقہاء' مجتہدین اور خدام کی زیارت اور ان کی بارگاہ ومجالس کی حاضری کے اسی شوق واشتیاق کی برکت سے اللہ رب العزت نے اس سے قبل جن متعدد فقیہ اصحاب علم وفضل کی عتبات مقدسہ کی حاضری نصیب کی ان میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ (مصر) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (عراق) حضرت عبداللہ ابن مسعود حضرت عبداللہ ابن سلام' حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (عراق) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' (مصر) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت علامہ نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (شام) ودیگر بہت سے فقہاء وائمہ کے مقامات مقدسہ کی حاضری شامل ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وہ عظیم مجتہد صحابی ہیں جن کے بارے میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بانی علوم اسلامیہ وبانی علم فقہ واجتہاد ہیں فرمایا واعلمهم بالحلال والحرام معاذ ابن جبل 'یعنی ان (میرے اصحاب) میں حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔اللہ رب العزت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس محبوب خادم کو یہ دائمی وابدی عزت عطا کی ہے کہ اجتہاد کی بات جب بھی کی جائے گی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام نامی اسم گرامی سے شروع ہوگی' کیوں ....؟ اس لئے کہ یہ وہ عظیم صحابی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یمن کا حاکم (گورنر) مقرر کرکے اس شان سے روانہ فرمایا کہ معاذ اونٹ پر سوار اور شہسوار یکراں براق ساتھ پیدل مشایعت فرمارہا ہے اور باب

نصیحت و ہدایت وا ہے' اسی اثناء میں فرمایا معاذ ....لوگوں کے مابین فیصلے کیسے کرو گے ؟..................عرض کی یارسول اللہ قرآن کریم سے کروں گا' حضورﷺ نے فرمایا اگر اس میں نہ ملے' کہا آپ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا' ....فرمایا اگر اس میں بھی نہ ملے؟ ....عرض کی پھر خود اجتہاد کروں گا ....اس پر اللہ کے حبیبﷺ نہایت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا ....الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ بما یرضی......(اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی ہے جس سے اس کا رسول خوش ہوتا ہے)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

من ارادالفقه فليات معاذا ....

(جو علم فقہ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ معاذ کے پاس آئے)

اللہ رب العزت نے ہمیں بھی حضرت معاذ کے پاس بھیج دیا اب اس بھیجنے والے کے فضل سے یہ بات بعید نہیں کہ وہ ان کی بارگاہ کی حاضری کو تفقہ فی الدین کا وسیلہ بھی بنادے (اللهم زدفزد)

اسلام آباد سے فون آیا کہ تمہیں ایک علمی دورے میں شرکت کے لئے اردن بھیجنا چاہتے ہیں' جاؤ گے؟ ' یہ سنتے ہی ارض اردن میں موجود انبیاء کرام اور اصحاب نبی اکرمﷺ کے بعض اسمائے گرامی ذہن میں گھوم گئے' ارض اردن جو تاریخی اعتبار سے از قبیل مضافاتِ شام وفلسطین ہے کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا اور غزوۂ مؤتہ و یرموک' نیز فتحِ شام وفلسطین کا حال دل پہ وارد ہونے لگا۔ لبیک کہا اور کاغذات برائے ویزا و تاشیرہ ارسال کردئے ۔۲ ......اکتوبر روانگی کا دن طے پایا روانگی کی رات تاریخ اسلامی' سیرت طیبہ اور جغرافیائے عرب سے متعلق اپنی لائبریری میں موجود چند کتابیں دیکھ ڈالیں ....پھر تو راہوار شوق ہوا میں محو پرواز ہونے لگا ....اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے دو اکتوبر (۲۰۱۰) ہی کی رات اردن پہنچ گئے ......اردن جس کا نام بارہا سنا اور جس کے بعض علماء و عام باشندوں سے حرمین شریفین میں ملاقاتیں رہیں' جس کا تذکرہ ایک بار اپنے مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی زبانی بھی سنا' وہ اردن جو تاریخی اعتبار سے یاردن ہے اور اسے آج بھی جاردن (Jordon) کہا اور لکھا جاتا ہے ۔ قدیم تاریخی کتب میں اسے عبرانی لفظ یردن بتایا گیا ہے ۔ اور عرب اسے الاردن کہتے ہیں اسی اردن کا دارالحکومت عمان (Amman) ہماری منزل اول تھا ۔ اردن کے نام کی نسبت دریائے اردن کی طرف کرتے ہوئے تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ

یہ دریا تین دریاؤں کے ملنے سے بنتا ہے جو الحسبانی' نہر لدان اور نہر بانیاس ہیں۔

ان تمام وقائع اور معاملات کو سردست ایک طرف رکھتے ہوئے جو اس سفر میں پیش آئے ہم فقیہ اعظم وعظیم مجتہد صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بارگاہ کی حاضری کا حال سردست مختصراً پیش کررہے ہیں کہ مجلّہ فقہ اسلامی کو فقہ اور فقہاء کرام سے خاص مناسبت ہے اور اسی مناسبت سے یہ تذکرہ یہاں آیا۔

جمعہ کا دن تھا اور آٹھ اکتوبر (۲۰۱۰) کی سہانی صبح تھی ہمارا کارواں امیر کارواں جناب محمد علی غانم کی زیرنگرانی اپنے فندق (ہوٹل) سے روانہ ہوکر سلط (Salat) پہنچا یہ ایک سرسبز علاقہ ہے جہاں سڑک کے دونوں کناروں پر گھنے درخت ہیں جن میں انجیر زیتون اور انار کے درخت نمایاں ہیں ۔سلط سے گزر کر ہم وادی شعیب پہنچے جہاں ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کا مزار پرانوار ہے ۔یہاں کچھ دیر رک کر زیارت مزار مبارک سے مشرف ہوکر دعائیں مانگتے ہوئے اور التجائیں کرتے ہوئے ہم نے اپنے گائیڈ سے ان آیات مبارکہ کی تلاوت سنی جو حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں ہیں۔پھر یہاں کے امام مسجد نے ہمیں مزار کے بارے میں اور اس وادی یعنی وادی شعیب کے بارے میں کچھ تاریخی روایات سنائیں ۔امام مسجد' مسجد شعیب کی گفتگو کے اختتام پر راقم نے ان سے مصافحہ کرتے ہوئے انہیں مبارک باد دی کہ اللہ نے اپنے ایک محبوب نبی کے مزار مبارک کے سے ملحق مسجد کی امامت کا شرف انہیں بخشا ہے اور وہ یقیناً خوش نصیب ہیں ......

یہاں سے قافلہ الغور کی جانب روانہ ہوا' یہ بھی ایک وادی ہے ۔دوپہر کے کھانے کا اہتمام کرامہ کی اس بلند چوٹی پر تھا جہاں سے بالکل سامنے جزیرہ طبریہ کا پانی صاف نظر آرہا تھا اسی جزیرہ کے دائیں جانب والی پہاڑی جولان کی وہ مشہور پہاڑی ہے جس کا تذکرہ کچھ عرصہ قبل عالمی میڈیا پر اس لئے رہا کہ اس پر شام اور اسرائیل کے مابین جنگ رہی اور اسرائیل نے اس بلند چوٹی پر قبضہ کرلیا تھا یہ اب بھی اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔اس پہاڑی کے مقابل اور طبریہ کے اس طرف ہمارے بالکل سامنے اسرائیل کا وہ گاؤں نظر آرہا تھا جسے قریۂ طبریہ ہی کہا جاتا ہے۔یہاں کا سب کچھ تاریخی ہے' جزیرہ طبریہ کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہے' طبریہ کے اس علاقہ کو حضرت شرحبیل بن حسنہ نے ۱۳ ہجری میں بغیر جنگ کے صلح پر فتح کیا (معجم البلدان) ۔جولان کی پہاڑیوں کی اپنی تاریخی اہمیت ہے' یہاں سے دوسری جانب کے لوگوں کی نقل وحرکت بھی بخوبی نظر آرہی تھی جو اسرائیل میں

☆ اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے ☆

تھے۔یہیں ہمارے کارواں میں موجود فلسطینیوں نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ سامنے فلسطین المحتلہ (مقبوضہ فلسطین) ہے اور سامنے بائیں جانب اریحہ اور آگے نابلس اور القدس کے شہر ہیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہم اس علاقہ میں پہنچے جو کبھی فلسطین کا ہی ایک حصہ تھا' اور یہاں حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جنہیں اردن کے لوگ فاتح اردن کہتے ہیں' اور تاریخی طور پر بھی ایسا ہی ہے (دیکھئے معجم البلدان)۔گویا ہم اس وقت فاتح اردن کے حضور حاضر تھے اور اپنی قسمت پر رشک کررہے تھے' پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری دی جو امین امت کے لقب سے ملقب ہیں' یہاں ایک عظیم الشان مسجد اور مدرسہ انہی کے نام سے قائم ہے۔ پھر حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کی آخر میں وہاں پہنچے جہاں ہمارا مقصود اصلی تھا یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' یہاں پہنچے تو جمعہ کی اذان ہوکر خطاب شروع ہوچکا تھا' ایک ہی گنبد میں باپ بیٹا یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ان کے جواں سال بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۱۸ برس کی عمر میں بیعت عقبہ کے موقع پر اسلام لائے ۔غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے ۔بعض مواقع پر آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اونٹنی پر سوار ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔حضور ﷺ آپ سے گہری محبت اور تعلق خاطر رکھتے تھے ۔آپ نہایت فراخ دل انسان اور رحم دل سخی نوجوان تھے اور اپنا سب کچھ دوسروں پر قربان کرنے کو ترجیح دیتے تھے' یہی وجہ ہے کہ آپ اکثر مقروض ہوجاتے ۔بارگاہ رسالت میں آپ کو جو مرتبہ ومقام حاصل تھا اس کا اندازہ اس ارشاد مصطفویؐ سے ہوتا ہے کہ یمن روانہ کرتے وقت اہل یمن کے نام آپ ﷺ نے ان کے لئے جو تعارفی کلمات لکھوائے ان میں یہ سنہری حروف بھی شامل ہیں' انی بعثت الیکم خیر اھلی .... (میں اپنے اہل (خاص لوگوں) میں سے سب سے بہترین شخص کو تمہارے لئے بھیج رہا ہوں)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اکثر شرعی مسائل میں رجوع کے لئے آپ کا نام تجویز فرمایا اور ایک موقع پر ایک شرعی مسئلہ کی وضاحت پر آپ نے کہا' لولا معاذ لھلک عمر (اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی برکت سے اہل ایمان کو جماعت کے ساتھ نماز ادا

☆ استعارہ کیا ہے؟ استعارہ کا لغوی معنی کوئی چیز بطور ادھار لینا ہے ☆

کرنے کے آداب سے ایک ادب بھی ملا' شروع زمانہ میں جو لوگ نماز باجماعت کی کچھ رکعات سے رہ جاتے تھے وہ جماعت میں شریک لوگوں سے ہاتھ کے اشارہ سے دریافت کرتے کہ کتنی رکعات ہوچکی ہیں اور اتنی رکعات الگ سے ادا کرکے وہ جماعت میں شریک ہوا کرتے' ایک بار حضرت معاذ آئے اور حسب معمول رکعتیں پوری کرکے جماعت میں شامل ہونے کی بجائے خلاف معمول قعدہ میں جماعت سے مل گئے اور باقی ماندہ نماز حضور ﷺ کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کی۔ حضور ﷺ نے انہیں بقیہ رکعتیں سلام پھرنے کے بعد کھڑے ہوکر مکمل کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا قد سن لکم فھکذا فاصنعوا' معاذ نے تمہارے لئے یہ طریقہ نکالا ہے پس تم ایسا ہی کیا کرو (مسند) چنانچہ اس واقعہ کے بعد سے نماز باجماعت کی بقیہ رکعتیں ادا کرنے کا یہی طریقہ مسلمانوں میں رواج پاگیا اور اسی پر امت کا عمل ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرمایا کرتے تھے روئے زمین پر اس وقت عالم تین ہی ہیں ان میں سے ایک شام میں ہے (یہ اشارہ آپ ہی کی طرف تھا) شام میں قیام کے دوران آپ نے جامع حمص' وجامع دمشق میں حلقہ ہائے درس قائم کئے۔ آپ کے تلامذہ میں شامی تابعین کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔ آپ کا وصال طاعون عمواس ہی کے سبب ہوا۔ آپ اردن کے ضلع غور میں مقیم تھے' آپ کی قیام گاہ بیسان نامی بستی میں تھی' اسی بستی کے بارے میں مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہیں مقیم تھے کہ آسمانوں پر اٹھائے گئے یہی جگہ آپ کا مستقل موطن ومدفن بنا......ہم نے جمعہ کی نماز آپ کے مزار شریف سے متصل مسجد میں ادا کی مسجد کے دروازے کے سامنے اور بائیں جانب پرانی قبریں ہیں اور کچھ نئی بھی گویا یہ قبرستان پرانا ہے مگر اب بھی اس میں تدفین ہوتی ہے۔ اس بستی کا نام اور یہاں کی بلدیہ کا نام اب بلدیہ معاذ بن جبل ﷺ ہے.................(جاری ہے)

قارئین کرام: ہوشربا مہنگائی اور ڈاک خرچ میں اضافہ کے باعث مجلّہ فقہ اسلامی کی سالانہ ممبرشپ فیس ۲۶۰ روپے سے بڑھا کر تین سو روپے کی جارہی ہے اس کا اطلاق نئے خریداروں اور تجدید کرانے والوں پر ستمبر ۲۰۱۰ سے ہوگا۔ (مجلس ادارت مجلّہ فقہ اسلامی کراچی)

☆ ولالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے ☆